عشرہ مبشرہ صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تالیف
مفتی محمد عزیز جہاں مظہری

مدینہ
Madina Foundation
مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مَاں

ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ الحدیث

جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

چاند کی ٹھنڈک | شبنم کے آنسو | بلبل کے نغمے | چکوری کی تڑپ

گلاب کے رنگ | پھول کی مہک | کوئل کی کوک

سمندر کی گہرائی | دریاؤں کی روانی | موجوں کا جوش | کہکشاں کی رنگینی

زمین کی چمک | صبح کا نور | آفتاب کی تمازت

کو جمع کیا جائے تاکہ ماں کی تخلیق کی جائے جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں نے پوچھا
اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

محبت

اللہ تعالیٰ نے ماں کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی والدہ ماجدہ کے طفیل نصیب فرمائیں۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

باپ

باپ کی رضا میں رب کی رضا پوشیدہ ہے۔ الحدیث

پروردگار عالم نے جب باپ کو خلعت وجود بخشی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

درختوں کی چھاؤں
پہاڑوں کی رفعت
سورج کی تابانی
سمندر کا وقار
احساس کی ندرت
خیال کی طاقت
بہادری کی شان
ہیرے کی صلابت
تلوار کی دھار
آبشاروں کی روانی
خوشبو کی مہک
دانش کا اجالا
کردار کی رعنائی
تقدس کا تاج

سب یکجا کر و اور باپ کے پیکر میں سجا دو۔ فرشتوں نے عرض کی مالک دوجہاں تو نے اس میں اپنی بارگاہ عالی سے کیا شامل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا

اپنے کرم کی پرچھائیاں

اللہ تعالیٰ نے باپ کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی کے طفیل نصیب فرمائیں۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

استاد

جس نے تمہیں علم سکھایا وہ تمہارا باپ ہے۔(الحدیث)

قوم کا حقیقی راہنما

علم کا بہتا دریا

عمدہ اخلاق کا بانی

امن و امان کا سایہ فگن

حقیقی زندگی کی تازگی

کامیاب منزل کا نور

منبع علم

علم کا روشن چراغ

قوم کا محافظ

روحانی باپ

کسان اور باغبان

امنگوں کا ترجمان

جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے (اور نہ بتائے) قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔(ترمذی)

چنانچہ روحانی ماں باپ کی تکریم و تعظیم کیجیے۔اُستاد سے آمرانہ اسلوبِ گفتار سے پرہیز کریں، اس کے سامنے اَدب اور شائستگی سے بیٹھیں، اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حدیث پاک

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

صرف تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام

درود شریف پڑھیئے

اور صبح و شام کے گناہ بخشوائیے

کیا

آپ نے کبھی سوچا کہ دنیاوی شخصیات کو تو ہم آپ اور جناب وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں اور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے شایانِ شان نہ پکاریں تو کتنا برا ہے کہ ہم صرف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں

اور یَا سَیِّدِی چھوڑ جاتے ہیں

لھذا ادب اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم درود شریف کو اسطرح پڑھیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ درود شریف کے صدقہ اپنی رحمت فرمائے (آمین)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حمد باری تعالیٰ

حاضر ہیں تیرے دربار میں ہم اللہ کرم، اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشمِ نم، اللہ کرم، اللہ کرم

ہیبت سے ہر اک گردن خم ہے ہر آنکھ ندامت سے نم ہے
ہر چہرے پہ ہے اشکوں سے رقم، اللہ کرم، اللہ کرم

جن لوگوں پہ ہے انعام ان لوگوں میں لکھ دے نام
محشر میں مرا رہ جائے، بھرم اللہ کرم، اللہ کرم

ہر سال طلب فرما مجھ کو ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو
ہر سال کروں میں طوافِ حرم، اللہ کرم، اللہ کرم

میری آنے والی سب نسلیں ترے گھر آئیں ترا در دیکھیں
اسباب ہوں اُن کو ایسے بہم، اللہ کرم، اللہ کرم

اس درد میں عمر کٹے ساری، ہونٹوں پہ تسبیح رہے جاری
اللہ کرم، اللہ کرم، اللہ کرم، اللہ کرم

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

نعت

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مِثال تیری جواب تیرا

تُو سب سے اوّل تُو سب سے آخر مِلا ہے حُسنِ دوَام تُجھ کو
ہے عُمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا

ہے کتنا خلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لطفِ عمیم تیرا
ہوا نہ جاں کے بھی دُشمنوں پر شہِ دوعالم عتاب تیرا

ہو مُشک وعنبر یا بُوئے جنت، نظر میں اُس کی ہیں بے حقیقت
مِلا ہے جس کو مَلا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

میں تیرے حُسنِ بیاں پہ صدقے میں تیری میٹھی زباں پہ صدقے
برنگِ خوشبو دِلوں میں اُترا ہے کتنا دِلکش خطاب تیرا

خُدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستّر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طُور لاکھوں جو اِک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

ہے تُو بھی صائمؔ عجیب انساں جو روزِ محشر سے ہے ہِراساں
ارے تُو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

فہرست

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

پیش لفظ

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہیں زندگی میں ہی رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو مختار قول کے مطابق سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور زندگی کے آخری سانس تک اپنے جان و مال کو رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر قربان کر دیا۔ ان معتبر شخصیات میں ایک عظیم نام امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

آپ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی یا اللہ عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما یوں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد رسول ﷺ ٹھہرے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمات دین روز روشن کی طرح عیاں ہیں آپ نے ہر مشکل مرحلے میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا یہاں تک کہ آپ کی دعوت پر سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا۔

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسلسل جدو جہد اور انتھک کوششوں کی بدولت عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں حضرت سیدنا طلحہ بن عبیدہ، حضرت سیدنا عبد الرحمان بن عوف اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھم سمیت سینکڑوں

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

یہ جلیل القدر ہستیاں اپنے حسنِ کردار اور تبلیغی جدوجہد کی بدولت اُمتِ مسلمہ کے لئے مینارہ نور ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کی سیرت اُمت مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی روشن تعلیمات اور حُسنِ کردار و عمل کی ضوفشانیاں قیامت تک عالمِ انسانیت کو معطر کرتی رہیں گی۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

درود اہل بیت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا عَلِیٍّ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدِنَا حَسَنٍ وَّسَیِّدِنَا حُسَیْنٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی درود بھیج ہمارے سردار اور مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدہ زینب، سیدنا حسن، سیدنا حسین علیہم السلام اور آپکے آل واصحاب پر ہمیشہ درود وسلام بھیج۔

1: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: (مہاجر)

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق وعتیق ہے۔آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ ہے، آپ کی والدہ محترمہ کا نام ام الخیر سلمی بنت صخر ہے، جو کہ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی ہیں۔

حافظ ابن عساکر، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا وُلِدَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِيْقُ أَقْبَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى جَنَّةِ عَدْنٍ، فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أُدْخِلُكِ إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ هٰذَا الْمَوْلُوْدَ۔ [1]

ترجمہ: جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت عدن سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اے جنت! تجھ میں صرف ان ہی لوگوں کو داخل کروں گا جو اس نومولود سے محبت رکھیں گے۔

صدیق کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر معراج کی تکذیب کی لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کرنے میں ذرا برابر بھی دیر نہ کی تو آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا۔

سبل الہدی والرشاد میں ہے کہ کفار مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہا۔

أَفَتُصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ؟

---

[1] (مختصر تاریخ دمشق، جلد 13، صفحہ 69 دار الفکر)

ترجمہ: کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ یہ رات کو بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ گئے؟

ان کی اس بات کو سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

نَعَمْ إِنِّيْ لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ، بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِيْ غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ. [1]

ترجمہ: جی ہاں میں تو صبح وشام آنے والی ان آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں جو اس سے کہیں دور ہے پس اس وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق پڑ گیا۔

اور عتیق کی وجہ تسمیہ جو کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی جسے امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا۔ [2]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں دوزخ سے آزاد ہیں پس اسی دن سے آپ کا نام عتیق پڑ گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا ملتا ہے۔

---

[1] سبل الهدى والرشاد۔ جماع أبواب معراجه صلى الله عليه وسلّم۔
جلد 3 صفحہ 94۔ الباب الثامن في سياق القصة (دار الكتب العلمية بيروت)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ۔ رقم الحديث 3679 (مصر)

آپ رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

جب قریش مکہ کے مظالم اپنی انتہا کو چھونے لگے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی۔ اہل ایمان کی بڑی تعداد نے اس پر لبیک کہتے ہوئے حبشہ کی جانب ہجرت کرنا شروع کر دی۔ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے حبشہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ تاہم اہلیان مکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی عزت کا عالم یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سفر کا کچھ ہی حصہ طے کیا تھا کہ کفار مکہ کے ایک طاقتور سردار ابن دغنہ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے باوجود ایمان نہ لانے کے آپ کو روک لیا اور اپنی حمایت اور پناہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الأَرْضِ، فَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لاَ يَخْرُجُ وَلاَ يُخْرَجُ، فَإِنَّكَ تَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلاَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لاَ يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلاَ يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ المَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ۔[1]

ترجمہ: اے ابوبکر آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَاب الحَوَالاَتِ۔ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ۔ رقم الحدیث 3905 (دار طوق النجاۃ)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

نے فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اب میرا ارادہ ہے کہ میں تمام روئے زمین کی سیاحت کروں گا اور اپنے رب کی عبادت کروں گا تو ابن دغنہ نے کہا ابوبکر تم جیسے شخص کو نہ تو نکالا جائے گا اور نہ وہ خود نکلے گا۔ تم تو نادار لوگوں کے لئے کماتے ہو رشتے داروں سے میل جول رکھتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اُٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، اور راہ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ میں آپ کا ضامن ہوں آپ واپس جائیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں سو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور ابن دغنہ بھی آپ کے ساتھ آ گیا۔ پھر شام کو ابن دغنہ قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا ابوبکر جیسے شخص کو نہ نکالا جاتا ہے اور نہ انہیں خود نکلنا چاہیے کیا تم ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو ناداروں کے لئے کماتا ہے رشتہ داروں سے میل جول رکھتا ہے۔ بے کسوں کا بوجھ اُٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور راہ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

قارئین کرام یہاں ایک بات نہایت ہی غور طلب ہے کہ ابن دغنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جو صفات ذکر کی ہیں یہ بالکل ان صفات کی طرح ہیں جو حضرت سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے پہلی وحی کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تسلی دیتے ہوئے بیان فرمائی تھیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ۔[1]

---

[1] صحیح بخاری۔ مقدمۃ۔ بَابُ بَدْءِ الوَحْيِ۔ رقم الحدیث 3 (دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی شرمندہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتے داروں سے میل جول رکھتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ ناداروں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان صفات کو دیکھ کر اور پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہی صفات پڑھ کر آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر جیسے جمال و کمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ چڑھا ہوا تھا ایسے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی صفات بھی صفات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈھل چکی تھیں۔

ہجرت کے موقعہ پر اللہ رب العزت نے حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا چنانچہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اَمَرَكَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ اَبَابَکْرٍ۔

ترجمہ: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس سفر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جائیں۔

چنانچہ دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اور منشاء الٰہی سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا۔

فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ۔[1]

ترجمہ: بے شک مجھے مکہ شریف سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری۔ کِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ۔ رقم الحدیث 3905 (دار طوق النجاۃ)

اور آپ ﷺ نے بتایا کہ اس مشکل سفر کے لئے آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتخاب ہوا ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ شریف کے لئے سفر شروع کیا تو راستے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلتے کبھی آگے چلتے کبھی دائیں چلنے لگ جاتے تو کبھی بائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر ایسا کیوں کر رہے ہو؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے چاروں طرف اس لئے چل رہا ہوں کہ اگر کوئی اچانک آپ ﷺ پر حملہ آور ہو تو اس کا پہلا نشانہ میں بنوں۔ جب زیادہ چلنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے قدمین شریفین پر ورم آ گئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کندھوں پر اٹھا کر دوڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جب غارِ ثور کے منہ پر پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ کو اس رب کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ غار میں پہلے داخل نہیں ہوں گے بلکہ پہلے میں داخل ہوں گا تاکہ کوئی نقصان دہ چیز آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اپنی قمیص کو پھاڑ کر غار کے تمام سوراخ بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس پر اپنی ایڑھی رکھ دی جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا۔

أَيْنَ ثَوْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ بِمَا فَعَلَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ النَّبِيُّ

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ قَدِ اسْتَجَابَ لَكَ۔[1]

ترجمہ: اے ابوبکر تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے میں جب بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے عرض کی۔ اے اللہ ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی۔ کہ اس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔

غار میں داخل ہوتے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیش قدمی کی اور اپنے قمیص مبارک کو پھاڑ کر غار کے سوراخوں کو بند کر دیا۔ شاید کہ چشمِ فلک نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ کہ ایک محبِ صادق اپنے محبوب کی محبت میں ایسا خودرفتہ ہوگیا کہ محبوب کی حفاظت کے لئے اپنے کپڑے تک پھاڑ ڈالے اور صرف یہی نہیں بلکہ غار میں داخل ہوکر جب ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، یہاں تک کہ اُس سوراخ میں موجود سانپ نے آپ کی ایڑی مبارک پر ڈسا تو آپ نے حضور اقدس ﷺ کی نیند مبارک پر اپنی جان قربان کرنا تو گوارا کی لیکن ذرا بھر جنبش تک نہ کی کہ کہیں ایسا نہ ہو میرے محبوب ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہو۔ سو جو حضور اقدس ﷺ کی نیند مبارک پر اپنی جان کو قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں اُن کی محبت وعظمت کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔

---

[1] تاريخ الخميس فی أحوال أنفس النفيس۔ الركن الثالث فی الوقائع من أول هجرته ۔الفصل الاوّل فی خروجه صلّی الله عليه وسلم مع أبی بكر من مكة الی الغار۔ جلد1 صفحہ327 (بیروت)۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باگاہ میں جو اشعار کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سننے کی فرمائش کی جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ قُلْ حَتَّى أَسْمَعَ. قَالَ: قُلْتُ:

وَثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ
طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَا
وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَلِمُوا
مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ أَحَدًا[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا

---

[1] المستدرك على الصحيحين. كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ. أَمَّا حَدِيثُ ضَمْرَةَ وَأَبُو طَلْحَةَ. رقم الحديث 4461. (دار الكتب العلمية - بيروت)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

''اے حسان کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں بھی کچھ لکھا ہے ؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ کلام مجھے بھی سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ''وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے کر پہاڑ (جبلِ ثور) پر چڑھے تو دشمن نے ان کے اردگرد چکر لگائے اور تمام صحابہ کو معلوم تھا کہ وہ (حضرت ابوبکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی شخص کو ان کے برابر شمار نہیں کرتے''۔

آپ رضی اللہ عنہ کو بدر، احد، خندق، تبوک، حدیبیہ، بنی نضیر، بنی مصطلق، حنین، خیبر، فتح مکہ سمیت تمام غزوات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمراہی کا شرف حاصل رہا۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیچھے نہ رہے۔ غزوہ تبوک میں آپ رضی اللہ عنہ نے جو اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ مثال قائم کی اس کی نظیر تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملے گی۔ اس غزوہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترغیب پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حسب استطاعت دل کھول کر لشکر اسلام کی امداد کی مگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سب پر اس طرح سبقت حاصل کی کہ آپ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ جیسا کہ امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي، فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟، قُلْتُ: مِثْلَهُ، قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال جمع کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے سوچا آج میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا اس لیے میں اپنے گھر کا آدھا مال لے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو میں نے عرض کی آدھا۔ اسی وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ سب کچھ لے آئے جو ان کے پاس تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں آپ سے کبھی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

---

[1] :سنن أبي داود۔ كِتَاب الزَّكَاةِ۔ بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔ رقم الحديث 1678 بیروت،
سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحديث 3675 مصر

شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز، جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
ملک یمین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار
بولے حضور چاہیئے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

آپ رضی اللہ عنہ نے دوسال تین ماہ اور دس دن یا بعض کے نزدیک چار دن کم چار ماہ خلافت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے 13 ہجری 22 جمادی الثانی کو 63 سال کی عمر میں وصال فرمایا اور پہلوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آرام فرما ہیں۔[1]

یہ آپ رضی اللہ عنہ کی وہ فضیلت ہے جس میں پوری امت کا کوئی ایک فرد بھی آپ رضی اللہ عنہ کا شریک نہیں ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مزار

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 293۔ مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

پر انوار بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزار پر انوار میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مزار پاک کا واسطہ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتظار کیا جارہا تھا جیسا کہ کتبِ سیر میں ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَابَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِيْ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ لِيْ يَا عَلِيُّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِيْ بِالْكَفِّ الَّذِيْ غَسَلْتَ بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَنِّطُوْنِيْ وَاذْهَبُوْا بِيْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذِنُوْا، فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدِ انْفَتَحَ، فَادْخُلُوْا بِيْ، وَإِلَّا فَرُدُّوْنِيْ إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ، قَالَ فَغُسِّلَ، وَكُفِّنَ، وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَّأْذِنُ إِلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ، فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تُفْتَحُ، وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ أُدْخُلُوا الْحَبِيْبَ إِلٰى حَبِيْبِهٖ، فَإِنَّ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس

---

[1] شرف المصطفی۔ باب ما جاء فی فضائل الصّحابة ۔ فصل: فی فضل أبی بکر الصّدّیق رضی اللہ عنہ ۔جلد5صفحہ413(دار البشائر الإسلامیة-مکة).
الخصائص الکبری۔ ذکر آیات وقعت علی إثر وفاة النّبی۔ جلد2صفحہ492(بیروت)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

سے تم نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور اقدس ﷺ کی قبر انور کے پاس لے جانا، اگر تم دیکھو کہ (حجرہ مبارکہ) کا دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا تو میں نے سب سے پہلے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر آپ سے داخل ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی حبیب کو اُس کے حبیب کے ساتھ ملا دو۔ بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔

سلام اے حضرتِ صدیقِ اکبر اے جہاندیدہ
سلام اے حضرتِ صدیق آقا کے پسندیدہ
سلام اے حضرت صدیق تیری شان اعلیٰ ہے
ترا ایقان اعلیٰ ہے، ترا ایمان اعلیٰ ہے
سلام اے حضرتِ صدیق تُو ہے غار کا ساتھی
نبی کے روضۂ پُرنور جنّت زار کا ساتھی
سلام اے حضرتِ صدیق پیارے تُو مہاجر ہے
تری آقا سے اُلفت کا بیاں ہر اِک زُباں پر ہے
سلام اے حضرتِ صدیق تُو سردارِ اُمّت ہے

سلام اے حضرتِ صدیق تُو رحمت ہی رحمت ہے
سلام اے حضرتِ صدیق تُو آقا کا ہے تارا
لُٹا یا تُو نے ہے سرکار کے قدموں پہ گھر سارا
سلام اے آشنائے رَمزِ عرفاں مصطفٰے والے
سلامی تُجھ کو دیتے ہیں سبھی ساجدؔ خُدا والے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

2: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کنیت ابوحفص اور لقب فاروق ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ھاشم ہے، آپ رضی اللہ عنہ قریشی عدوی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے 13 سال بعد ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اشراف قریش میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے لقب فاروق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے اسلام لانے سے حق و باطل میں فرق واضح ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

هَذَا فارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ [1]

ترجمہ: یہ اس امت کے فاروق ہیں (آپ کے اسلام لانے سے) حق و باطل میں فرق واضح ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو اللہ تعالیٰ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ السِّينِ۔ رقم الحدیث 6184
(مکتبۃ ابن تیمیۃ۔ القاھرۃ)

کی بارگاہ سے مانگا ہے۔جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلاَمَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ ۔[۱]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے اسکے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی خوش نہیں ہوئے بلکہ قدسیانِ فلک نے بھی خوشیاں منائیں۔جیسا کہ امام ابن ماجہ نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ، نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ ۔[۲]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی: یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک اہل سماء نے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشیاں منائی ہیں۔

---

۱ سنن ترمذی۔أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔بَابٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ۔ رقم الحدیث 3681

۲ سنن ابن ماجہ۔افتتاح الکتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم۔ فَضْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔رقم الحدیث 103 (دار إحیاء الکتب العربیة)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی با اثر شخصیت کے اسلام لانے پر مسلمانوں میں خوشی، مسرت اور فرحت کی لہر کا دوڑ جانا ایک فطری عمل تھا لیکن اس کے برعکس مشرکین مکہ کی کمر ٹوٹ گئی اور وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر درج ذیل تاثرات دینے پر مجبور ہو گئے۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ الْيَوْمَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاوق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا کہ آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ (یعنی آدھی رہ گئی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا۔

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۔[2]

ترجمہ: (حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو اس امت کے صاحبِ الہام ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ ہیں جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ وَمِنْ مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔ رقم الحديث 4494۔ (دار الكتب العلمية-بيروت)

[2] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رقم الحديث 3686۔ (مصر)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ ۔[1]

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تم سے سابقہ امتوں میں صاحبِ الہام ہوا کرتے تھے، پس اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو وہ عمر ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرشتوں نے کلام کیا۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ ۔[2]

ترجمہ: تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ ایسے لوگ ہوا کرتے تھے کہ وہ نبی تو نہیں تھے لیکن اس کے باوجود فرشتے ان سے کلام کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ (حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان بھی راستہ بدل لیتا تھا۔ جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ ۔بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ ۔رقم الحدیث 3689 (دار طوق النجاۃ)

[2] صحیح بخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ ۔بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ ۔رقم الحدیث 3689 (دار طوق النجاۃ)

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے (عمر) ابن خطاب رضی اللہ عنہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کبھی شیطان تم کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر وہ کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

ہجرت کے موقع پر کفار مکہ کے شر سے بچنے کے لیے اکثر لوگوں نے خاموشی سے ہجرت کی مگر آپ رضی اللہ عنہ کی غیرت ایمانی نے چھپ کر ہجرت کرنا گوارا نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار ہاتھ میں لی کعبہ کا طواف کیا اور کفار کے مجمع کو مخاطب کر کے کہا تم میں سے اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی بیوہ ہوجائے اس کے بچے یتیم ہوجائیں تو وہ مکہ سے باہر آ کر میرا راستہ روک کر دیکھائے مگر کسی بھی کافر کی ہمت نہ پڑی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ اور قبیلہ بنو سالم کے سردار عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ [2]

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک باعظمت، انصاف پسند اور عادل حکمران تھے، ان کی عدالت میں مسلم و غیر مسلم دونوں کو یکساں انصاف ملا کرتا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد، خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، حنین غرض کہ تمام غزوات میں

---

[1] صحیح بخاری۔ کِتَابُ المَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رقم الحدیث 3683۔ (دار طوق النجاۃ)

[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 590 مکتبہ خلیل لاہور

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔اور بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ بھی رسول اللہ ﷺ کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہی دیا تھا۔[1]

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہجری تقویم کے بانی ہیں، ان کے دور خلافت میں عراق، مصر، لیبیا، سرزمین شام، ایران، خراسان، مشرقی اناطولیہ، جنوبی آرمینیا اور سجستان فتح ہو کر مملکت اسلامی میں شامل ہوئے اور اس کا رقبہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل پر پھیل گیا۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ یروشلم فتح ہوا، اس طرح ساسانی سلطنت کا مکمل رقبہ اور بازنطینی سلطنت کا تقریبا تہائی حصہ اسلامی سلطنت کے زیر نگین آ گیا۔حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہارت، شجاعت اور عسکری صلاحیت سے ساسانی سلطنت کی مکمل شہنشاہیت کو دو سال سے بھی کم عرصہ میں زیر کر لیا، نیز اپنی سلطنت و حدودِ سلطنت کا انتظام، رعایا کی جملہ ضروریات کی نگہداشت اور دیگر امور سلطنت کو جس خوش اسلوبی اور مہارت و ذمہ داری کے ساتھ نبھایا وہ ان کی عبقریت کی واضح دلیل ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ میں آپ نے امور خلافت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور دس سال پانچ ماہ یا بعض کے نزدیک چھ ماہ امور خلافت سرانجام دیے۔اس دس سالہ خلافت کے ایام میں دنیا عدل و انصاف سے بھر گئی۔اسلام کی برکات سے عالم فیض یاب ہوا۔فتوحات بکثرت ہوئیں اور ہر طرف اسلام کا چرچا ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعاء کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ۔جلد 2 صفحہ 590 مکتبہ خلیل لاہور

[2] صحیح بخاری ۔ كِتَابُ الحَجِّ ۔بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى المَدِينَةُ رقم الحديث 1890 ۔(دار طوق النجاۃ)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: یااللہ مجھے اپنے (پیارے) رسول ﷺ کے شہر میں شہادت کی موت عطا فرما۔
اسی دعا کا ثمر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھوں 26 ذوالحجہ کو زخمی ہوئے اور 24ھ یکم محرم الحرام کو تریسٹھ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ رسول ﷺ میں مدفون ہوئے۔[1]

دینِ احمد کی ضیاء فاروقِ اعظم السّلام
اے مُرادِ مصطفٰے فاروقِ اعظم السّلام
آپ کے تو سایا سے بھی بھاگتا ابلیس ہے
آپ کی عظمت وریٰ فاروقِ اعظم السّلام
آپ کو ربِ جہاں سے مانگا ہے سرکار نے
آپ آقا کی دُعا ، فاروقِ اعظم السّلام
آپ کو ہے فارِقِ ہر خیر و شر حق نے کیا
آپ سے حق ہے مِلا ، فاروقِ اعظم السّلام
فیصلہ جس نے رسولِ پاک کا مانا نہیں
آپ سے کب وہ بچا ، فاروقِ اعظم السّلام
مصطفٰے کے روضہ میں آرام فرما ہوگئے
آپ کا یہ مرتبہ، فاروقِ اعظم السّلام
مِل گئی ایمان کو ساجدؔ نرالی آب و تاب
سر جُھکا کر جب کہا ، فاروقِ اعظم السّلام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

---

[1] اسدالغابہ۔ جلد 2 صفحہ 609 مکتبہ خلیل لاہور

3: حضرت سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبداللہ، اور لقب ذوالنورین ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عفان بن ابی العاص اور والدہ کا نام اروی بنت کریز ہے جو کہ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی نواسی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان دس خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور پھر حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا آئیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دو مرتبہ ہجرت حبشہ کی اور پھر ہجرت مدینہ بھی کی۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں وہ بھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔ اور حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔[1]

آپ کے سوا دنیا میں کوئی اور شخص نظر نہیں آتا جس کے نکاح میں کسی نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ اسی لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ گو غزوہ بدر میں عملی طور پر شریک نہیں ہوئے (کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس تیمارداری کے

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 473 مکتبہ خلیل لاہور

لئے رہنے کا حکم ارشاد فرمایا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے جہاد کے ثواب کی نوید بھی سنائی اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ اس لیے آپ رضی اللہ عنہ رتبہ میں ان اصحاب کے برابر ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔[1]

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت ہی سے انتہائی شریف الطبع، ذہین اور صائب الرائے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے قبل کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور نہ شراب پی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیشہ تجارت تھا جو ان کے والد سے انھیں وراثت میں ملا، اس پیشہ سے انھوں نے خوب دولت حاصل کی اور بنوامیہ کی اہم شخصیات میں شمار ہونے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی سخی اور کریم النفس تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت کی ایک مثال امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ۔[2]

---

[1] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 476 مکتبہ خلیل لاہور

[2] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔ رقم الحدیث 3700 (مصر)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر جیش عسرت کی امداد کے لئے رغبت دلا رہے تھے، تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں سو اونٹ ان کے کمبل اور پالان کے ساتھ حاضر ہیں- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لشکر کے متعلق پھر رغبت دلائی پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی میرے ذمہ دوسو اونٹ ہیں، ان کے کمبل کے اور پلان کے ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر رغبت دلائی، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے میرے ذمہ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ ہیں، ان کے کمبل و پالان کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اب اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں وہ جو بھی کریں اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں وہ جو بھی کریں۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے کی نماز جنازہ پڑھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرما دیا۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ۔[1]

---

[1] سنن ترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔ رقم الحدیث 3709 (مصر)

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک فرماتے ہوئے نہیں دیکھا، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالی نے اس کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت خرید لی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَرَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بَيْعَ الْحَقِّ حَيْثُ حَفَرَ بِئْرَ مَعُونَةَ، وَحَيْثُ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو مرتبہ قطعی طور پر جنت خرید لی۔ جس وقت بیئر معونہ کو کھودوایا اور پھر جس وقت جیش عسرت (غزوۂ تبوک) کا سامان فراہم کیا۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے 12 سال امور خلافت سرانجام دے کر 17 یا 18 ذی الحجہ 35ھ بروز جمعہ بعد از نماز عصر جام شہادت نوش فرمایا آپ کا مزار پُرانوار جنت البقیع شریف میں ہے۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ ذِكْرُ مَقْتَلِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ۔ رقم الحديث 4570 (بيروت)

[2] اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 479 مکتبہ خلیل لاہور

السّلام عثمان ذوالنورین پیارے راہ بر
السّلام عثمان ذُوالنورین اے عالی قدر
السّلام عثمان تُو سرکار کا دَمساز ہے
تُجھ کو دامادِ نبی ہونے کا بھی اِعزاز ہے
السّلام عثمان تُجھ کو مِل گئی عظمت بڑی
ہے سخاوت تیری ہی مشہور عالم میں ہُوئی
السّلام عثمان ذوالنُّورین اے کانِ حیاء
تُجھ کو حاصل ہوگئی محبوبِ رب کی ہے رضا
السّلام عثمان تُو لُطف و کرم کا پاسدار
رحم فرمانا سبھی پر تھا سدا تیرا شعار
السّلام عثمان تُو ہی جامع القرآن ہے
تُو اَمیر المومنیں ہے ، واصلِ رحمان ہے
السّلام عثماں غنی ساجدؔ کا تُو ہے آسرا
السّلام عثماں غنی اُونچا رُتبہ ہے ترا

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

4۔حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ : مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ،کنیت ابوالحسن اورابوتراب

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ہے۔آپ کے والد کا نام جناب ابوطالب اور والدہ کا نام حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہے آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی شہزادی خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے شوہر نامدار ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہے۔آپ نوعمروں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔اور آپ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کی امانتیں واپس لوٹانے کے لیے اپنے بستر مبارک پر لٹا گئے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گھر والوں کی خبر گیری کے لئے مقرر فرمایا تھا۔[1]

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیبت و دبدبہ سے آج بھی جواں مرداں شیر دل کانپ جاتے ہیں۔کروڑوں اولیاء کرام آپ کے چشمۂ علم وفضل سے سیراب ہو کر دوسروں کی رشد و ہدایت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔سادات کرام اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ پروردگار عالم نے آپ ہی سے جاری فرمایا،آپ کے بے شمار فضائل ہیں اختصار کے پیش نظر چند پیش خدمت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنا قائم مقام بناتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے۔جیسا کہ امام مسلم وترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

---

[1] اسد الغابہ۔جلد 2 صفحہ 548 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، کو غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا خلیفہ بنایا تو آپ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنایا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا آپ اس چیز پر راضی نہیں کہ آپ میرے لئے اس طرح بن جائیں جس طرح کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم مقام تھے؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت آپ کی پشت مبارک سے جاری فرمائی۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔[2]

---

[1] صحیح مسلم ۔ کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ ۔ بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 2404 (بیروت)،
سنن ترمذی ۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
رقم الحدیث 3724 (مصر)

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۔ بَابُ الْحَاءِ ۔ بَقِيَّةُ أَخْبَارِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔
رقم الحدیث 2630 (مکتبة ابن تیمیة ۔ القاهرة)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اس کی اپنی صلب سے جاری فرمائی اور میری ذریت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی صلب سے چلے گی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شادی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کردیں۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی، رضا اور مشیّت سے یہ مقدس ہستیاں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَقُولُ وَنَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَفَعَلْتُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے نکاح کرنے کا حکم دیا پس میں نے (ان کا نکاح) کردیا۔

مسجد نبوی کی طرف جتنے بھی صحابہ کرام کے دروازے کھلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو بند کرنے کا حکم ارشاد فرمایا سوائے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی۔ ذِكْرُ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ۔ رقم الحدیث 1020)
(مکتبۃ ابن تیمیۃ۔ القاھرۃ)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ قَالَ فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنْ أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بعض کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی (کے صحن) کی طرف کھلتے تھے ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان تمام دروازوں کو بند کر دو سوائے باب علی کے، راوی کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے چہ مے گوئیاں کیں اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: حمد وثناء کے بعد فرمایا مجھے باب علی کے سوا ان تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس تم میں سے کسی نے اس بات پر اعتراض کیا ہے خدا کی قسم نہ میں کسی چیز کو کھولتا اور نہ بند کرتا ہوں مگر یہ کہ مجھے اس چیز کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے پس میں اس (حکم خداوندی) کی اتباع کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے محبت ایمان کی اور بغض نفاق کی علامت ہے۔ جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔
رقم الحديث 4631 (بيروت)

النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ۔ [1]

ترجمہ: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے جس کو امام ترمذی نے نقل کیا۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ۔ [2]

(حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی منافق حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ذات معیار تھی جس پر وہ لوگوں کے ایمان ونفاق کو پرکھتے تھے۔ جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

---

[1] (صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْإِيمَانَ۔ بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ مِنَ الْإِيمَانِ (بیروت)

[2] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 3717 (مصر)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ انصار میں سے ہیں۔ ہم منافقوں کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بغض وعداوت کی وجہ سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ ۔[2]

ترجمہ: اے علی کرم اللہ وجہہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو شہرِ علم وحکمت کا دروازہ ہونے کا اعزاز بھی عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ ۔[3]

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 3717 (مصر)

[2] صحیح بخاری۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ رقم الحدیث 2699 (دار طوق النجاۃ)

[3] (المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ مَنِ اسْمُهُ عُمَرُ۔ رقم الحدیث 11061 مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاهرۃ)

المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ رقم الحدیث 4637 (بیروت)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کا دروازہ ہیں پس جس شخص کو علم کی طلب ہو وہ دروازے کے پاس آئے۔

ایک اور روایت میں آپ کو حکمت کا دروازہ بھی کہا گیا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے نقل کیا۔

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی عبادت ہے۔

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ذكر علي عبادة.[2]

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ذکر عبادت ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا دیدار کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبادت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

---

[1] جامع الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ رقم الحدیث 3723۔ (مصر)

[2] (مناقب علی لابن المغازی۔ قوله عليه السلام: (ذكر علي عبادة) رقم الحدیث 243 (دارالآثار۔صنعاء)

عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کے ولی ہیں۔ ''اے اللہ تو اس سے الفت رکھ جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے الفت رکھتا ہے اور تو اس سے عداوت رکھ جو ان سے عداوت رکھتا ہے اور تو اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرتا ہے اور تو اس کی اعانت کر جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اعانت کرتا ہے۔

---

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ مَنْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ رقم الحدیث 10006 مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاهرة،
المستدرك علی الصحیحین۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ رقم الحدیث 4682 (بیروت)

[2] (المعجم الکبیر للطبرانی۔ بَابُ الزَّايِ۔ رقم الحدیث 5059 مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاهرة سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ۔ رقم الحدیث 3713 (مصر)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا و آخرت کا سردار کہا ہے۔۔جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے علی تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے، جو تیرا حبیب (دوست) ہے وہ میرا حبیب ہے اور جو میرا حبیب ہے وہ اللہ کا حبیب ہے، جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور بربادی ہے اس شخص کیلئے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت کا ذریعہ ہے جیسا کہ کتب سیر میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة ۔ [2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ رقم الحديث 4640 (بيروت)

[2] الشفا بتعريف حقوق المصطفى۔ الْبَابُ الثَّانِي۔ الفصل الثّانی ثواب محبّته صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ جلد2 صفحہ47 (دار الفيحاء - عمان)
سبل الهدى والرشاد۔ الباب العاشر في بعض مناقب سيدي شباب أهل الجنة۔ جلد2 صفحہ58 (دار الكتب العلمية بيروت)۔

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسنین کریمین کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے ماں باپ سے محبت کی وہ قیامت کے دن درجے میں میرے ساتھ ہوگا۔

پورے عرب کی سرداری کا اعزاز بھی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہے۔ جیسا کہ امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عرب کے سردار ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے 40 ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں 21 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک تین دن کم پانچ سال اور بقول بعض چار سال نو ماہ اور چھ دن یا تین دن امورِ سلطنت سرانجام دے کر ابن ملجم خارجی کے وار سے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ [2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين۔ كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ۔ رقم الحديث 4626 (بیروت)

[2] (اسد الغابہ۔ جلد 2 صفحہ 567 مکتبہ خلیل لاہور) (تاریخ الخلفاء مترجم صفحہ 255 شبیر برادرز لاہور)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

السّلام اے مُرتضیٰ ، مشکل کشا، شیرِ خُدا
السّلام اے بابِ شہرِ علم ، تاجِ اولیاء
السّلام اے حیدرِ کرّار اے خیبر شکن
السّلام اے ماہِ عالمتاب ﷺ کی نُوری کرن
السّلام اے تاجدارِ ھل اتیٰ تم پر سلام
السّلام اے جسم و جانِ مصطفیٰ تم پر سلام
السّلام اے زوجِ زہرا ، قوتِ پروردگار
السّلام اے قُل کفیٰ اے مصطفیٰ کے جانثار
السّلام اَے نُورِ احمد سے فروزاں تیری ذات
السّلام اے مُرتضیٰ حق نے بنائی تیری بات
السّلام اے مُرتضیٰ تُو وارثِ سرکار ہے
السّلام اے مُرتضیٰ تو واقفِ اسرار ہے
السّلام اے مُرتضیٰ ایماں کا ہے معیار تُو
السّلام اے مُرتضیٰ ساجدؔ کا ہے غمخوار تُو

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

5۔حضرت سیدنا طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ : مہاجر

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ ،کنیت ابو محمد اور لقب طلحۃ الخیر

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

اور طلحۃ الفیاض ہے آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عبید اللہ بن عثمان اور والدہ محترمہ کا نام صعبہ بنت عبداللہ بن مالک خضرمیہ ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت پیش کی اور انہیں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں لے گئے آپ رضی اللہ عنہ، سابقین اسلام میں سے ہیں۔ مکۃ المکرمۃ میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کے اور حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں عملی طور پر اِس لئے شریک نہیں ہوئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن کو اور حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہما کو ملک شام میں وہاں کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ جب یہ واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مجھے غزوہ بدر کی شرکت کا ثواب اور مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں جنگ بدر میں شرکت کا ثواب بھی ملے گا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر یہ ملکِ شام تجارت کی غرض سے گئے ہوتے (جیسا کہ بعض نے کہا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کبھی بھی مالِ غنیمت اور ثواب میں سے حصہ نہ عطا فرماتے اورنہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کرتے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگ احد اور اُس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ اُحد کے دِن جرأت و بہادری کی بے مثال داستانیں رقم کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہر آنے والے تیر کو اپنے

ہاتھ سے روکتے رہے اسی وجہ سے ایک انگلی بھی بے کار ہوگئی۔ حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دِن ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے طلحۃ الخیر کا لقب عطا فرمایا۔ جیسا کہ امام حاکم ودیگر محدثین نے نقل کیا۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ طَلْحَةَ الْخَيْرَ، وَفِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُسَيْرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ طَلْحَةَ الْجُودَ. وَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ۔[1]

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ طلحہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اُحد کے دِن طلحۃ الخیر اور غزوہ تبوک میں طلحۃ الفیاض اور جنگ حنین میں طلحۃ الجود جیسے القابات سے ملقب فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھے وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پشت پر اٹھا کر کے پہاڑ پر پہنچایا۔ جیسا کہ امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کیا۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَأَقْعَدَ

---

[1] السنة لابن ابی عاصم: بَابٌ فِي فَضْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رقم الحدیث 1403 (بیروت)
المستدرك على الصحيحين: كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، رقم الحدیث 5605 (بیروت)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ۔ [1]

ترجمہ: حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا لیکن بوجھ محسوس ہوا تو حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھالیا اور اِن کے اوپر پاؤں مبارک رکھ کر پہاڑ پر چڑھے حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی اور بہت خوبصورت تھا۔ 36 ہجری میں ساٹھ یا بعض کے نزدیک باسٹھ یا چونسٹھ سال کی عمر میں جنگ جمل میں جام شہادت نوش فرمایا۔ [2]

السّلام اے عاشقِ خیر الوریٰ طلحہ سلام
السّلام اے طلحۃ الخیر آ گئے تیرے غُلام
السّلام اے طلحۃ الفیّاض کر دیجے کرم
السّلام اے طلحۃ الفیّاض رکھ لیجے بھرم
السّلام اے طلحہ تُو ہے متّقی تُو ارجمند
السّلام اے طلحہ تُو آیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند

---

[1] سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ الْجِهَادِ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ،،
رقم الحدیث 1692 (مصر)
المستدرک علی الصحیحین۔ کِتَابُ الْمَغَازِي وَالسَّرَايَا رقم الحدیث 4312 بیروت
[2] (اسد الغابہ۔ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 110 (مکتبہ خلیل لاہور)

السّلام اے طلحہ تُو نے دین کی نصرت بھی کی
السّلام اے طلحہ تُو نے آقا کی خدمت بھی کی
السّلام اے طلحہ تُو نے دیں کی پائی روشنی
السّلام اے طلحہ تجُھ پر خُوش ہوئے پیارے نبی
السّلام اے طلحہ تیری شان و عظمت کو سلام
السّلام اے طلحہ تیری ہر فضیلت کو سلام
مصطفٰے کے ہے وسیلہ سے مِلا تجُھ کو مقام
اہلِ دل کرتے ہیں ساجدؔ ، سارے تیرا احترام
صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

6۔حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: حواری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ،مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام عوام بن خویلد اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی ہیں لہٰذا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے اور ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو ابوالطاہر کہہ کر پکارتی تھیں اور پہلے یہی ان کی کنیت تھی لیکن انہوں نے بعد میں اپنی کنیت ابوعبداللہ رکھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا اور یہی کنیت ان کی مشہور ہوئی۔مختلف روایات کے مطابق آٹھ، بارہ، پندرہ یا سولہ سال کی عمر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے تھوڑے ہی دنوں بعد پانچویں نمبر پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت بھی کی ۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مکۃ المکرمہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور مدینہ طیبہ میں حضرت سیدنا سلمہ بن وقش رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مواخات قائم فرمائی۔ جنگ قریظہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا۔فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ۔اے زبیر تم پر میرے ماں باپ قربان جائیں۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جنگ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنا حواری فرمایا۔جیسا کہ امام بخاری نقل کیا۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا کہ میرے پاس کفار کی خبر کون لائے گا؟ تو حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں لاؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بار پوچھا تو عرض کی میں لاؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار پوچھا تو عرض کی میں لاؤں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی علیہ السلام کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

[1] (اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ نمبر 734، مکتبہ خلیل لاھور)

[2] صحیح البخاری۔ كِتَابُ الْمَغَازِی۔بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِیَ الأَحْزَابُ۔
رقم الحدیث 4113 (دار طوق النجاۃ)

حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میرے جسم پر کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو۔ اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار نے معاذ اللہ گرفتار کرلیا ہے۔ تو اُس وقت یہ ننگی تلوار لے کر مجمع کو چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرنے کیلئے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی زُبَیْرِ بْنِ عَوَّام۔[1]

یا اللہ زبیر بن عوام پر اپنی رحمت نازل فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے سر پر زرد رنگ کا عمامہ شریف باندھ کر اُسی کو بطور نقاب منہ پر ڈالا ہوا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بدر کے دن فرشتے حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے۔[2]

جنگ بدر اور اس کے بعد بھی بہت سی جنگوں (احد، خندق، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ اور جنگ جمل کے موقع پر اُس وقت 67 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا جب آپ جنگ سے دستبردار ہو کر وادی سبا میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابن جرموز نے آ کر شہید کر دیا۔[3]

---

1. اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 734 مکتبہ خلیل لاہور
2. اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 734 مکتبہ خلیل لاہور
3. اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 737 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

اے زبیر اے نجمِ شاہِ دوسرا تُم پر سلام
اے زبیر اے مصطفٰے کے دلربا تُم پر سلام

عشق محبوبِ خُدا تھا تیرے دل میں جلوہ گر
خُلد کا تُجھ کو مِلا ہے راستا تُم پر سلام

سابقینِ دین میں تم ہو زبیر ابنِ العوام
راضی تم پر ہوگیا تیرا خُدا تُم پر سلام

ہرگھڑی پہرا دیا سرکار کی ناموس پر
اے زبیر اے عاشقِ خیر الورٰی تُم پر سلام

دیں کی خاطر تُو نے چھوڑا اپنا آبائی وطن
کس قدر تُجھ کو مِلا ہے حوصلہ تُم پر سلام

اے زبیر اے آقا کے جلووں سے ہوئے پُرنور تم
ذکر تیرا ہے مِرے دل کی ضیاء تُم پر سلام

تیری عظمت کس طرح ساجدؔ بیاں کر پائیں ہم
تم کو تحفہ خُلد کا حق نے دیا تُم پر سلام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

7۔حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ،کنیت ابومحمد، والد کا نام عوف بن عبدعوف اور والدہ کا نام شفا بنت عوف ہے ۔یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا

ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں پہنچنے سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا، آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ بھی کی اور ہجرت مدینہ طیبہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر، احد، اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے رسول اللہ ﷺ نے دومۃ الجندل کے مقام پر اپنے دست مبارک سے اِن کے سر پر عمامہ شریف باندھ کر دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے تو وہاں کے بادشاہ یا شریف کی لڑکی سے شادی کر لینا (بادشاہ اور شریف دونوں کو اِس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا)۔

غزوہ احد میں ان کو اکتیس (31) زخم لگے اور ایک زخم پاؤں پہ بھی لگا جس کی وجہ سے لنگڑا کر چلتے تھے اور غزوہ احد میں ان کے دو دانت بھی شہید ہو گئے۔

بہت سخی تھے ایک مرتبہ ایک دن میں تیس (30) غلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کر دیئے۔[1]

حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم (شریعت کا رتبہ) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان (اتنا فاصلہ ہے) جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور

---

1 اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ 400 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ساتھ یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (اھل) آسمان اور (اھل) زمین میں امانت دار ہیں۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے اور تجارت میں بہت بڑا نفع کمایا ایک دن ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ماں میں ڈرتا ہوں کہ مجھے کہیں میرے مال کی زیادتی ہلاک نہ کردے تو اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا اِس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ [1]

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سات سو اونٹ گیہوں، آٹے اور خرمے کے لادے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیئے۔ اور ایک مرتبہ پانچ سو اونٹ جہاد میں سواری کے لئے فی سبیل اللہ دے دیئے۔

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس قدر سخی تھے کہ وقت وفات وصیت کی کہ پچاس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیئے جائیں۔ اور جنگ بدر میں جتنے لوگ شریک تھے اور شہید نہیں ہوئے تھے اُن کے لئے وصیت کی کہ ہر ایک مجاہد کو چار سو دینار دے دیئے جائیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اکتیس (31) ہجری میں پچھتر برس کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کے وصال پر فرمایا اے عبدالرحمٰن بن عوف جاؤ تم نے اچھا زمانہ پایا اور فتنوں سے پہلے چل دیئے۔

اور جو لوگ آپ کا جنازہ اُٹھائے ہوئے تھے اُن میں سے ایک حضرت

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 401 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کہتے جا رہے تھے وَا جَبَلَاہُ (یعنی اے میرے پہاڑ)۔[1]

السلام اے شاہِ شاہاں ، عبدالرحمٰن ابنِ عوف
السلام اے ماہِ تاباں عبدالرحمٰن ابنِ عوف
مصطفٰے کے نُوری قدموں سے مِلی تجھ کو ضیاء
السلام اے میرے سُلطاں عبدالرحمٰن ابنِ عوف
تُجھ کو ہے اللہ تعالیٰ کی رِضا حاصل ہوئی
السلام اے بحرِ ایقاں عبدالرحمٰن ابنِ عوف
نُصرتِ دیں میں سدا ہی سر بکف ہے تُو رہا
السلام اے جانِ جاناں عبدالرحمٰن ابنِ عوف
تُو مہاجر تُجھ کو عظمت خاص ہے ساجدؔ مِلی
السّلام اے صبحِ رخشاں عبدالرحمٰن ابنِ عوف

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

8۔حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ : مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور والد کا نام ابووقاص رضی اللہ عنہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ننھیالی

---

[1] اسدالغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 403 مکتبہ خلیل لاہور

خاندان ہے اس لئے آپ رشتے میں رسول اللہ ﷺ کے ماموں زاد بھائی لگتے ہیں۔ حضرت سیدنا امیر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ کی سگی پھوپھی تھیں ہجرت مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ نزول وحی کے ساتویں روز حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ترغیب دلانے پر مشرف بااسلام ہوئے۔ اور عمر بھر رسول اللہ ﷺ کے محافظ خصوصی کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جسم بہت مضبوط تھا۔ قد چھوٹا ہونے کے باوجود رعب دار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا بڑا سر آپ کے مدبر ہونے کی غمازی کرتا تھا اور مضبوط انگلیاں قوت بازو کی شاہد تھیں۔ تیراندازی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور آپ کا خاندان ذوق جہاد میں بہت ممتاز تھا۔ غزوہ بدر میں آپ کے کم عمر بھائی حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے اصرار کر کے شرکت کی اجازت لی اور معروف پہلوان عمرو بن عبدود کے ساتھ مقابلہ کر کے جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے قریش کے ناقابل شکست سردار اسعد بن العاص کو جہنم رسید کیا اور تین کافروں کو باندھ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

اسلام کی خاطر سب سے پہلے کسی کافر کا خون بہانے کا شرف آپ ہی کو حاصل ہوا جب دور ابتلاء میں کفار نے رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنا چاہا تو ایک مردہ اونٹ کی ہڈی سے دشمنوں پر حملہ کر کے ان میں سے ایک کافر کو لہولہان کر دیا اور باقی سب بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ إِنِّي

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیراندازی کی تھی (ابتداء اسلام میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس حال میں غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔

غزوہ احد میں آپ نے تیراندازی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وقت بھی حفاظت کی جب مسلمان تیراندازوں کے پشت سے ہٹ جانے کے سبب کفار کے دستے نے عقب سے حملہ کر کے بہت نازک صورت حال پیدا کر دی تھی۔اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔"اے سعد تجھ پر میرے ماں باپ قربان تیر چلاتے جاؤ۔اس انداز سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کم صحابہ کرام کو مخاطب فرمایا۔جیسا کہ امام مسلم نے نقل فرمایا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ، فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] صحیح البخاری۔ كِتَابُ المَنَاقِبِ۔بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رقم الحدیث 3728 (دار طوق النجاۃ)

حَتّٰی نَظَرْتُ إِلٰی نَوَاجِذِہٖ۔[1]

ترجمہ: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لئے احد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی تھا کہ جس نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے سعد (اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ) تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان سعد فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پر کے تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا جس سے وہ گر پڑا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور پر مسکراہٹ آئی یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی داڑھیں مبارک دیکھیں۔

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں بھی داد شجاعت حاصل کی صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین صحابہ کو علمبردار مقرر کیا ان میں سے ایک حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے غزوہ حنین میں شرکت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے فتح خیبر میں بھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمرکاب تھے اور غزوہ حنین میں بھی آپ کا خاص اعزاز یہ تھا کہ خطرناک ترین حالات میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اتنے بیمار ہو گئے کہ بظاہر صحت یابی کی کوئی امید نہ رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرما کر چہرے اور شکم پر دست مبارک پھیرا تو آپ صحت یاب ہو گئے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعائیہ کلمات ان کے فاتح قادسیہ

---

[1] صحیح مسلم ۔ کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ ۔ بَابٌ فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ رقم الحدیث 2412 (بیروت)

ہونے کی پیش گوئی کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سعد! خدا تم کو بستر سے اٹھائے گا اور تم سے کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ کو نقصان پہنچے گا۔ آپ نے اس موقع پر اپنا سارا مال صدقہ کر دینا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک تہائی صدقہ کرنے کی اجازت دی۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں پہل کرنے والوں میں سے تھے۔ اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے آپ کو بنو ہوازن کا عامل مقرر کیا گیا۔ اس منصب پر آپ کئی سال فائز رہے۔

آپ کی زندگی کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اس نازک وقت میں اسلامی لشکر کی قیادت کی جب ایران کے محاذ کی صورت حال بہت تشویشناک تھی۔ جسر کی جنگ میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔ ایران میں نوجوان بادشاہ یزدگرد نے اقتدار سنبھال کر ایران کی فوجی حمیت کو اپیل کرتے ہوئے ایک لشکر جرار تیار کر کے اسلامی سلطنت پر حملہ آور ہونے کے احکامات جاری کئے تھے۔

ان حالات میں بعض صحابہ کی رائے یہ تھی کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خود محاذ پر جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ مدینہ سے اس نیت سے روانہ ہو بھی گئے تھے لیکن بعد میں امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس طرح یہ جہاندیدہ اور بہادر جرنیل محاذ جنگ پر پہنچا۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

قادسیہ کی جنگ طویل ترین، سب سے زیادہ فیصلہ کن اور اہم جنگ تھی۔
تین روز کی اس جنگ میں شجاعت کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے۔ جنگی چالوں میں دشمن کو مات دی گئی اور کسریٰ کی عظیم فوج کی شکست سے اس کی سلطنت کی بنیادیں ہل گئیں۔

جنگ کے بعد حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے ایران کے تمام فوجی مراکز کو سرنگوں کر کے ایرانی دارالحکومت مدائن کی طرف پیش قدمی کی۔ دریائے دجلہ کی طغیانی اور تند و تیز موجیں بھی لشکر اسلام کا راستہ نہ روک سکیں اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خدا کا نام لے کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا۔ شاید اسی مقام کے لیے علامہ کہتے ہیں۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

مسلمان ہنستے کھیلتے دریا عبور کرنے لگے تو ایرانیوں نے کہا (دیو آمدند، دیو آمدند) دیو آگئے دیو آگئے پکارتے ہوئے راہ فرار اختیار کر گئے۔ مدائن کے بعد جلولا اور دوسرے شہر فتح کرتے ہوئے نوادرات اور مال غنیمت مدینہ طیبہ روانہ کر دیئے۔

حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مفتوحہ ایران کے پہلے امیر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر تک مدائن کو اپنا مرکز حکومت بنا کر 17ھ میں کوفہ کا شہر بسایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں بے شمار مدرسے، مکتب، مساجد، پل اور نہریں بنائی گئیں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 21 ہجری کو عہدے سے سبکدوش کر دیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن چھ افراد کو خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار دیا تھا۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک تھے۔ حضرت

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے آپ کو دوبارہ کوفہ کا والی مقرر کیا لیکن تین سال بعد کچھ اختلاف کی بنا پر آپ کو پھر اس منصب سے علیحدہ کر دیا۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف اٹھنے والی ہر شورش پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ رونما ہو کر رہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور 55 ہجری کو مدینہ طیبہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پرانا سا جبہ تھا جس کے بارے میں فرمایا کہ مجھے اسی میں کفن دیا جائے کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو زیب تن کر کے کفار کے ساتھ لڑا تھا۔[1]

السلام اے سعد اے آقا کے حامی السلام
سعد تجھ کو مل گئی عظمت دوامی السلام
السلام اے سعد آقا کے سپاہی السلام
السلام اے سعد راہِ حق کے راہی السلام
السلام اے سعد تو سرکار کا شہباز ہے
السلام اے سعد تجھ پر مصطفٰے کو ناز ہے
السلام اے سعد تُو حقدارِ جنت ہوگیا
بلکہ دُنیا ہی میں تُو مختارِ جنت ہوگیا

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 842 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

السلام اے سعد تجھ سے مصطفیٰ کو پیار ہے
السلام اے سعد تیرا اعلیٰ تر کردار ہے
السلام اے سعد تیرے دل میں تھی حُبِ رسول
کیجیے ساجدؔ کا بھی اے سعد نذرانہ قبول

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

9۔حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا سعید رضی اللہ عنہ،کنیت ابوالاعور اور ایک روایت کے مطابق ابوثور ہے آپ کے والد محترم کا نام زید بن عمرو اور والدہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بہنوئی ہیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ہے جو کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں اور حضرت سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جن کا نام حضرت سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا ہے حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ کی بیوی حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہی بہن حضرت سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنیں۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ جنگ بدر میں یہ عملی طور پر شریک نہیں تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا اور ثواب میں بھی شریک فرمایا۔صحیح

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

قول کے مطابق یہ عملی طور پر بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حصہ اور اجر اس لئے عطا فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر جانے سے پہلے ان کو اور طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔[۱]

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات بھی تھے جیسا کہ امام مسلم نے نقل کیا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ، ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا، فَقَالَ اللهُمَّ، إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا، وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا، إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.[۲]

---

[۱] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 856 مکتبہ خلیل لاہور

[۲] صحیح مسلم۔ كِتَابُ الطَّلَاقِ۔ بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ۔ رقم الحدیث 1610 (بیروت)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اروی بنت اویس نامی عورت نے حاکم مدینہ مروان بن حکم کو جا کر شکایت کی کہ حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ظلماً میری کچھ زمین اپنے قبضے میں لے رکھی ہے مروان بن حکم نے اپنا ایک بندہ حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو آپ نے فرمایا میں اِس کی زمین کیوں غصب کروں گا حالانکہ میں نے تو اِس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔تو مروان بن حکم نے پوچھا آپ نے کیا سُنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے کسی کی ایک بالشت کے برابر زمین ظلماً لی تو قیامت کے دن اُس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا تو مروان نے کہا اِس کے بعد مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے دعا کی یا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اِس کو اندھا کر دے اور اِسی کی زمین میں اس کی قبر بنا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس کی بینائی چلی گئی اور پھر وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ چلتے ہوئے کنویں میں گر کر مر گئی۔

آپ رضی اللہ عنہ یرموک اور دمشق کے محاصرے میں بھی شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباً ستر (70) برس کی عمر میں 50 یا 51 ہجری کو مدینہ طیبہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں وصال فرمایا (حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور آپ کا مقام وصال ایک ہی ہے) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور بعض کے نزدیک حضرت سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور خوشبو لگائی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور ان کی تدفین کے لئے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما ان کی مزار میں اُترے۔[1]

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 858 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

اے جانثارِ رسولِ خُدا، سعید سلام
تُجھے ہے مرتبہ عالی مِلا، سعید سلام

رسولِ پاک پہ ایمان تیرا کامل ہے
مِلی ہے تُجھ کو نبی کی دُعا، سعید سلام

تُو اوّلین میں ہے تُو مہاجرین میں ہے
ہے خُلد رب نے تُجھے کی عطا ، سعید سلام

نبی کے شانہ بشانہ رہے ہیں جنگوں میں
یہ تیرا عشق تِرا حوصلہ، سعید سلام

سعید تُجھ کو سعادات کا خزانہ کہیں
نبی نے تُجھ کو نوازا سدا، سعید سلام

خُدا نے اپنی رضا کی سَند عطا کردی
تُجھے وفا کا صِلہ مِل گیا، سعید سلام

تِرے غُلاموں کا ادنیٰ غُلام ہے ساجدؔ
اِسے بھی حشر میں لینا بچا ، سعید سلام

صاحبزادہ ساجد لطیف چشتی

10۔ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: مہاجر

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدنا عامر رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبیدہ اور والد کا نام عبداللہ

بن جراح ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اس لئے ابوعبیدہ بن جراح کہلاتے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر، اُحد اورتمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔آپ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو اس اُمت کا امین فرمایا۔جیسا کہ امام بخاری نے نقل کیا۔

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ۔[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

جنگ کے وقت جب آپ رضی اللہ عنہ کا والد دشمن کی طرف سے دینِ اسلام کے خلاف لڑنے آیا تو حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہوسکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو قتل کردیا۔یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی درج ذیل آیت کا مصداق جو لوگ ہیں ان میں ایک حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ

---

[1] صحيح البخاري۔ كِتَابُ المَغَازِي۔ بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ۔
رقم الحديث 4382 (دار طوق النجاۃ)

مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ سورہ مجادلہ۔آیت 22

ترجمہ: آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بیشک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے،

متعدد مفسرین اور ائمہ کرام نے تو اس آیت کا شان نزول بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو قتل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

جیسا کہ امام سیوطی نے لکھا ہے۔

وَأخرج ابْن أبي حَاتِم وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَأَبُو نعيم فِي الْحِلْيَة وَالْبَيْهَقِيّ فِي سنَنه وَابْن عَسَاكِر عَن عبد الله بن شَوْذَب قَالَ جعل وَالِد أَبُو عُبَيْدَة بن الْجراح يتَصَدَّى لأبي عُبَيْدَة يَوْم بدر

وَجعل أَبُو عُبَيْدَة يحيد عَنهُ فَلَمَّا أَكثر قصده أَبُو عُبَيْدَة فَقتله فَنزلت {لَا تجد قوما يُؤمنُونَ بِاللَّه} الْآيَة ۔[1]

ترجمہ: امام ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم، ابونعیم نے حلیہ میں، بیہقی نے سنن میں اور ابن عساکر رحمھم اللہ نے حضرت عبداللہ بن شوذب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا والد میدان بدر میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چیلنج کرتا رہا اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اُس سے روگردانی کرتے رہے لیکن جب اُس کی طرف سے چیلنج بڑھ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا قصد کرتے ہوئے قتل کر دیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام قرطبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ نَزَلَتْ فِي أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَتَلَ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْجَرَّاحِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْجَرَّاحُ يَتَصَدَّى لِأَبِي عُبَيْدَةَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ يَحِيدُ عَنْهُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ قَصَدَ إِلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ حِينَ قَتَلَ أَبَاهُ لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ ۔[2]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت سیدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو بدر کے دن قتل کیا۔ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا والد جراح میدان بدر میں حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو چیلنج کرتا رہا لیکن حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اُس سے

---

[1] الدر المنثور۔ جلد8 صفحہ86۔ (دار الفکر - بیروت)

[2] تفسیر القرطبی۔ جلد17 صفحہ307 (دار الکتب المصریۃ - القاھرۃ)

روگردانی کرتے رہے لیکن جب اُس کی طرف سے چیلنج بڑھ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا قصد کرتے ہوئے قتل کر دیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پر خشیت اور خوف آخرت اِس قدر غالب تھا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ کاش میں مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر والے مجھ کو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربہ بنا کر پیتے۔ اور کاش میں راکھ ہوتا کہ آندھی اور ہوا مجھے اُڑا لے جاتی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 18 ہجری میں اٹھاون سال کی عمر میں عمواس کے مقام پر وصال فرمایا۔[1]

سلام اَے بُو عبیدہ تُجھ کو حاصل ہے سرفرازی
سلام اَے بُوعبیدہ تُو بنا غزوات میں غازی
سلام اَے بُوعبیدہ تُو غُلامِ شاہِ عالم ہے
سلام اَے بُوعبیدہ تُو مِرے آقا کا ہمدم ہے
سلام اَے بُوعبیدہ تیرے عزم و جاہ و حشمت پر
سلام اَے بُوعبیدہ تِری آقا سے محبّت پر
سلام اَے بُوعبیدہ تُو نے کی ہے دین کی نُصرت
سلام اَے بُوعبیدہ تُجھ کو بخشی دین نے عزّت

---

[1] اسد الغابہ، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 138، 139 مکتبہ خلیل لاہور

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

سلام اَے بُوعبیدہ تُجھ کو دُنیا میں مِلی جنّت

سلام اَے بُوعبیدہ تُو نے پائی آقا کی قُربت

سلام اَے بُوعبیدہ تُجھ کو حاصل شان و شوکت ہے

سلام اَے بُوعبیدہ تُجھ پہ رب کی خاص رحمت ہے

سلام اَے بُوعبیدہ تیرا ہر کردار عالی ہے

سلام اَے بُوعبیدہ یہ تِرا ساجدؔ سوالی ہے

صاحبزادہ ساجدؔ لطیف چشتی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ☆ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت رضی اللہ عنہم پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہراء طیبّہ طاہرہ سلام اللہ علیہا
جانِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راحت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما آرامِ جان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کی عظمت و جرأت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ امام التُّقٰی و النُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کلام: امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ